Registered

L No. 89

نورِ افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۹) مطبوعہ ۳ مارچ سنہ ۱۹۰۵ء بروز جمعہ جلد (۳۳)

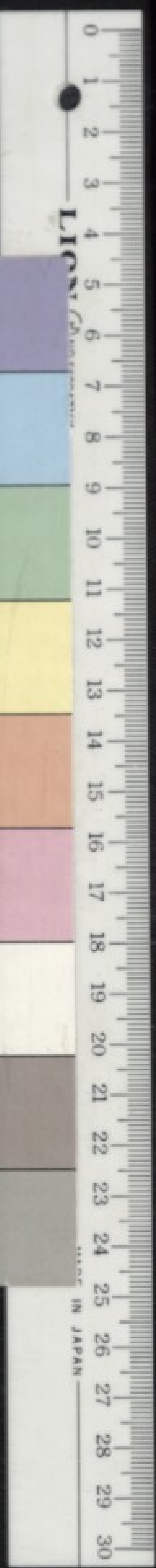
گلدستۂ اخبار

روس کی خانہ جنگیاں نہایت ہی زوروں پر ہے۔ ملک میں بغاوت اور قتل کا بازار گرم ہے۔ **ماسکو میں** دو قاتلوں کے علاوہ ایک گروہ مشتبہ طالب علموں کا بھی گرفتار ہوا ہے اور کئی طالب علم جو مفسدانہ اشتہارات تقسیم کرتے پھرتے تھے بڑی بے رحمی سے پیٹے گئے۔ **روز بروز** شرانگیزوں کی تازہ خبریں آتی رہتی ہیں۔ **مسٹر ہے** نے جو معاہدے دول یورپ سے کئے تھے ان کو پریذیڈنٹ روزویلٹ اور سینٹ نے نامنظور کیا۔ **۱۴ فروری کو** ملک معظم نے بنفس نفیس پارلیمنٹ کا افتتاح کیا جس میں انہوں نے اپنی پالیسی کو بھی ظاہر کیا۔ **روس نے جرمنی** سے ۲۵ ملین قرضہ چاہا۔ مگر ۲۴ ملین کا قرضہ تحت شرائط سے جانبین میں طے ہوا۔ **ایرانی سفیر** نیویارک میں وارد ہے اور اس امر کی سعی کر رہا ہے کہ ایران اور امریکہ میں تجارتی اتحاد ہو جاوے۔ **گرینڈ ڈیوک** سرجیوس کا ماتم قتل یورپ کے درباروں میں بھی منایا گیا۔ حضور قیصر ہند کے برٹش دربار میں۔ **دربار امریکن کے** چینی سفیر نے پریذیڈنٹ صاحب کو چین کی بڑی شہنشاہ بیگم کی تصویر تحفہ میں پیش کی۔ **انگریزی جہاز** "ایشری" جو جاپانیوں نے گرفتار کر لیا تھا چھوڑ دیا گیا۔ **کچھ معلوم** نہیں کہ امیر البحر ٹوگو کوریا کدھر کو روانہ ہو گئے۔ **جاپانی سپہ سالار** کا حکم ہے کہ بیڑہ بالٹک کے متعلقہ کوئلے کے جہاز غرق کر دیئے جائیں۔ **روسیوں کی** سپاہ میدان کارزار میں بمشکل اڑھائی لاکھ ہے۔ **خبر ہے کہ** ولاڈیوسٹک کا محاصرہ بھی شروع ہے۔ یہاں سے خالی باشندے بھاگ رہے ہیں۔ **بحیرہ بالٹک کے** روسی بیڑے کو حکم آیا تھا کہ اب فوراً مڈیغاسکر سے چلدیوے۔ **بالٹک کے** سوئم سکواڈرن بیڑہ میں سرکشی کی بو پائی جاتی ہے۔ **لیاؤ ینگ** سے ۲۰ میل مغرب کو روس کا رسالہ جاپانیوں کی فوج پر حملہ آور ہوا مگر ناکامیاب رہا۔ **جاپانیوں نے** ٹیلہ شولاف پر بھی گولہ باری کی مگر نتیجہ برآمد نہوا۔ **خبر ہے کہ** روسی فوج کا ایک دستہ ٹھاٹ کا تعاقب کر رہا تھا کہ خود ہی محصور ہو گیا اور سخت نقصان اٹھایا اور ایک توپ سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے۔ **جنگ روس و جاپان** کے انجام مصالحت کی افواہ جابجا ہیں مگر روسی اس کو غلط بتلاتے ہیں۔ **ولاڈیوسٹک** کے محاصرہ پر جاپانی کمربستہ ہیں۔ ایک بڑی فوج ڈالنی سے چلو کو گئی ہے۔ یہہ حملہ خشکی کی سمت سے ہو گا اور ایک اور حملہ تری کی طرف سے بھی۔ **ایڈمیرل** ٹوگو نے قرار دیا ہے کہ بیڑہ بالٹک کے رسیدگی تک ولاڈیوسٹک بھی سر کر لیا جاوے۔ یہاں کے روسی کمانڈر ایڈمیرل سکریڈلاف نے بھی رائے قائم کر دی ہے کہ اب طوالت جنگ نامناسب ہے۔ **بالٹک کے** روسی بیڑہ کا منزل مقصود ولاڈیوسٹک ہے۔ گرینڈ ڈیوک سیرل نے رائے دی ہے کہ ابھی صلح نہو گی۔ قبل مصالحت ایک اور جنگ لازم ہے۔ **کہا جاتا ہے** کہ جنرل سٹوسل کے واپس آنے پر پورٹ آرتھر کی حوالگی کی بازپرس کیجائیگی۔ اس پر لوگ عموماً ناخوش ہیں۔ **گذشتہ ماہ کی** ۹ تاریخ کو زار معظم نے جنرل گریپن برگ کے ساتھ بڑی مہربانی سے ملاقات کی۔ **گرینڈ ڈیوک** جو زار کے چچا تھے ماسکو میں بم کے گولے سے ہلاک ہو گئے ہیں۔ آپ کی عمر ۴۸ سال کی تھی۔ **لکھنؤ میں** تکمیل الطب کے نام سے ایک یونانی مدرسہ طب قایم ہوا ہے۔ **امسال** گذشتہ میں علیگڈھ کالج کو دو لاکھ اٹھارہ ہزار روپیہ چندہ ملا۔ **زندہ بکرے** کی کھال کھینچنے میں ایک بنگالی کو دو ماہ سخت کی قید ہوئی۔ **کلکتہ کا اخبار انڈین مرر** گورنمنٹ پر اس بات کی تاکید کرتا ہے کہ کم سن لڑکیوں کو بداخلاق زندگی سے محفوظ رکھنے کے لئے زیادہ بہتر طریقہ اور تجویز ایجاد کرے۔ یہہ سوال ہند کے تمام بڑے بڑے شہروں اور یاترا کے مقامات میں بڑے زور سے پھیلا ہوا ہے۔ **رجسٹرار** جنرل کے حساب کے مطابق برطانیہ عظمہ میں ۲۱۲۱۵ خواص میں سے ایک ہزار آدمی سال میں ایسے مرتے ہیں جو ۲۵ اور ۶۵ کی عمر کے درمیان میں ہوتے ہیں۔ ۲۱۲۱۵۰ عوام میں سے ہر سال ۱۶۴۲ سے کم نہیں مرتے۔ ۲۱۲۱۵ پرہیزگاروں میں سے ہر سال صرف ۵۶۰ فوت ہوتے ہیں۔ ہر قسم اور درجہ کے ایک لاکھ اشخاص میں سے ۲۰ برس کے آدمیوں میں سے چوالیس ہزار آدمی ستر برس کی عمر کو پہنچتے ہیں مگر ایک لاکھ پرہیزگاروں میں سے ۲۰ برس کی عمر والے آدمیوں میں سے پچپن ہزار آدمی ستر برس کی عمر کو پہنچ جاتے ہیں۔ **ہندوستان** کے مسیحی طلباء میں سے جو آج انگلستان سے ڈگریاں لیکر آئے ہیں ایک مسٹر ایرک ڈیوڈ ہیں جو حال ہی میں بی۔ اے۔ ایل۔ آر۔ سی۔ پی اور ایس (ایڈنبرا) سے پاس کر کے آئے ہیں۔ مبارک ہو۔ **ڈفرن فنڈ** کی مدراس شاخ میں سنہ ۱۹۰۳ء کے درمیان ۱۴ ہزار ۲ سو ۹ روپیہ ۱۰ آنہ ۹ پائی سرمایہ موجود تھا۔ اس میں سے تین لیڈیاں گذشتہ سال وظیفہ پاتی تھیں ان میں سے دو یہی اور ایک برہمن لیڈی ہے۔ دیگر وظیفہ خوران میں سے بھی کئی ایک مسیحی لیڈیاں ہیں۔ ڈسٹرکٹ بورڈ سے صرف یورپشینوں ہی کو اب تک وظیفہ ملا ہے۔ **شمالی امریکہ** کی یو۔ پی چرچ کی زنانہ بورڈ میں پانچ زنانہ ڈاکٹر ہیں اور دس مشنری مشن فیلڈ میں ہیں۔ ہوم مشنوں میں بڑی خوش اسلوبی سے کام چل رہا ہے۔

ایڈیٹوریل نوٹس

قدر گوہر شاہ بداند یا بداند جوہری + یہہ ایک عالمگیر قانون اور ایک اصول متعارفہ ہے کہ جس کو جس شے کا علم ہوتا ہے وہ اُس کی قدر اور اپنی جان و مال سے اُسپر اپنے آپکو نثار کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتا اور اس کی تحصیل سے خوشی اور خرمی کرتا ہے۔ وہ اس کے تلاش اور تفحص میں مستغرق رہتا ہے اور جہاں تک ہو سکتا ہے اِس کا ذخیرہ اپنے پاس جمع کرتا ہے۔ یہی نسبت انسان کو علم سے ہے جس شخص کو علم ہے وہ اُس کی قیمت پہنچانتا اور اُسکی قدر کرتا اور اُس کی تحصیل میں تن۔ من۔ دھن سے مشغول اور مصروف رہتا ہے اور اُس کی موجودگی سے حظ اٹھاتا ہے۔ علم ہی دنیا کی روحانی اور جسمانی اور اخلاقی ترقی کا باعث ہے۔ وہ زمانہ اور قوم جو علم سے بے بہرہ ہے غیر مہذب اور جاہل کہلاتی ہے۔ علم ہی سے انسان حیوانات سے افضل اور اعلیٰ ہے۔ علم ہی سے وہ کام دنیا میں ہو گئے اور ہو رہے ہیں جو انسان کی طاقت سے بعید تھے۔ الحق یہہ مثل بالکل درست معلوم ہوتی ہے کہ العلم طاقتہ۔ یعنی علم ہر قسم کی طاقت ہے خدا جو کامل اور بے نقص علم رکھتا ہے وہ کامل اور مطلق طاقتور ہے۔ وہ شخص جو کسی خاص قسم کا علم رکھتا ہے اس میں طاقتور ہے اور وہ جو بہت سے علم رکھتا ہے بہت طاقتور ہے۔ وہ قوم جو علم کی شایق اور مشتاق ہے جلدی ترقی کرتی ہے۔ اس اصول متعارفہ کو ہم اس وقت دیکھ رہے ہیں۔ اور اسکی حقیقت سے انکار نہیں کر سکتے۔ مسیحی لوگ اگرچہ اس روحانی اور نہانی علم سے بہرہ ور ہیں جو بنائے عالم سے مخفی تھا۔ اور مسیح کے ذریعہ ظہور میں آگیا اور عوام اس سے ناواقف ہیں اور اگرچہ مسیحیوں کا مشن بھی یہی ہو کہ اس مخفی علم کو دنیا کے روبرو رکھیں اور ان کو بھی اُس عالم کی علم سے بہرہ ور کریں تسپر بھی اُن کے پاس وہ ذریعے نہیں جن سے انکا مافی الضمیر پایۂ تکمیل کو پہنچ سکے یعنے اُن کے پاس علمی ذریعہ نہیں ہیں۔ وہ اپنے عالم مخالفوں کا کس طرح مقابلہ اور اُنپر فتح پا سکتے ہیں۔ جب اُن کے پاس علمی ہتیار نہوں۔ اور کس طرح اُنکو یہہ ہتیار دستیاب ہو سکتے ہیں جب تک وہ کتابوں اور رسالوں اور اخباروں کو نہ خریدیں۔ مسیحی لوگ اس معاملہ میں بالکل غفلت اور بے پرواہی میں مستغرق ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ علم کی قدر نہیں جانتے۔ اس ناقدر شناسی سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ شاہ نہیں ہیں جو اس گوہر کی قدر کریں مقابلہ میں غیر اقوام کو دیکھو کہ اُنکو علم کا کیسا شوق ہے۔ کتب بینی کا کیسا مذاق ہے۔ اخبارات اور رسالجات کے کیسے فریفتہ اور دلدادہ ہیں۔ اِن کے اخباروں اور رسالوں کی تعداد اشاعت اِس بات کی شاہد ہے۔ مگر مسیحی اخباروں اور رسالوں اور کتابوں کی اشاعت کی کیا حالت ہے؟ ہم کہتے ہیں کچھ بھی قدر مسیحیوں کو اُنکی نہیں ہے مسیحیوں کا کونسا رسالہ یا اخبار نکلتا ہے جو اُنکی اپنی کسی خاص جماعت یا شخص کی طرف سے ہو! جہاں تک ہمیں معلوم ہے کوئی بھی ایسا اخبار یا رسالہ نہیں ہے **نور افشان** اور **ترقی** ہیں تو سہی مگر یہہ تو فارن سوسائٹی کی طرف سے ہیں۔ اگر مسیحیوں کی طرف سے ہوتے تو ان کا خاتمہ کب سے ہو چکا ہوتا۔ میں صرف اردو خوانوں کا ذکر یہاں کر رہا ہوں۔ ایک ہی ہی رسالہ امرتسر سے نکلتا تھا وہ بھی اِس علم کی ناقدردانی کی وجہ سے عدم کو سدھارا ہم اپنے مسیحی بھائیوں کی اِس بے اعتنائی پر جو وہ اردو اخباروں اور رسالوں اور کتابوں کی طرف کر دیتے ہیں بہت افسوس کرتے ہیں۔ یہہ بے اعتنائی اِس امر کو ظاہر کرتی ہے کہ مسیحی لوگ علم کی قدر اور منزلت سے مطلق بے بہرہ ہیں اور وجہ بھی یہی ہے کہ وہ سلف سپورٹ نہیں ہو سکتے جب تک کہ وہ علم کی قدر نہ کریں تب تک وہ طاقت بھی اُنکو حاصل نہیں ہوگی جو مذہبی اور اخلاقی اور طبعی معاملات کے معرکوں میں اُنکو اشد ضروری ہیں ہم اپنے مسیحی بھائیوں سے منت التماس کرتے ہیں کہ مسیحی کی از سر نو اشاعت میں اور نیز دیگر اخبارات اور رسالجات کی خریداری میں خصوصاً اُن کی جو اردو زبان میں نکلتے ہیں از حد کوشش اور جد و جہد کریں اور کتابوں کا مطالعہ اور اُنپر عملدرآمد کریں اور علمی اور اخلاقی طاقت حاصل کر کے اپنی قوم کو قومی اور بہتر بنا دیں ورنہ خداوند کے قول کو یاد رکھو کہ جسکے پاس کچھ ہے اُسکو دیا جائیگا اور اُسکی بڑھتی ہوگی اور جس کے پاس نہیں ہے اُس سے وہ بھی جو اُس کے پاس ہے لے لیا جائیگا۔ جو شخص یا قوم خدا کی نعمتوں کی قدر نہیں کرتا وہ اِس شے سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ مسیحیوں میں اگرچہ علم کی کمی تو نہیں ہے مگر تو بھی علم کی بقدر ہی تو از حد درجہ کی ہے۔ وہ نہیں جانتے کہ اِس علم کو جو اُنکو ملا ہے زیادہ کریں اور اِس سے زیادہ فائدہ اٹھا دیں ایک توڑی والے نوکر کی تمثیل کو یاد کرو۔

بائبل کے ورق اور پڑیوں کے کام۔ خدا کی پروردگاری میں یہہ ایک بڑا عجیب قانون نظر آتا ہے کہ جس ذریعہ کو انسان کسی کام کے لئے ہیچ سمجھتا ہے اسکا اسکو خیال تک نہیں ہوتا خدا اس سے اپنا کام نکال لیتا ہے یہی قانون بائبل کی اشاعت پر بھی صادق آتا ہے۔ لوگ بائبل کے ورقوں کو حقارت کے ساتھ پڑیوں وغیرہ میں استعمال کرتے ہیں اور خیال کر کے تصور کرتے ہیں کہ بائبل انسان کے اخلاق یا مذہب کو تو کچھ فائدہ نہیں دے سکتی لہٰذا پڑیاں باندھنے کے بڑے کار آمد ہے۔ کہتے ہیں کہ امریکہ کے ہسپتال میں ایک مریض کو بائبل کی ایک جلد دی گئی جب وہ تندرست ہو کر اپنے گھر واپس گیا تو وہ اسکو ساتھ لے گیا۔ ایک امریکن کاہن نے اِس کے پاس اِس کتاب کو دیکھکر اِس سے یہہ کتاب چھین لی اور اِس کے پرزے پرزے کر کے گلی میں اُسکو پھینک دیا۔ ایک دوکاندار نے گلی میں اِسکو پڑے ہوئے دیکھکر اٹھا لیا اور اپنی دوکان میں لے گیا اور اُنہیں پڑیاں باندھکر سودا دینے لگا۔ اس طرح سے ایک بائبل اُس کل گانوں میں منتشر ہو گئی۔ اور بہتوں نے اُس کے پرزوں کو پڑھا اور آرزو مند ہوئے کہ اُس کا باقی حصہ بھی اُنکو مل جاوے تو بڑی خوشی کی بات ہو نتیجہ اس کا یہہ ہوا کہ جب مشن کا کتب فروش پھر وہاں آیا تو اُسی گانوں میں بائبل



مضامین

مسیح کی انسانیت اپنے محب کی محبت کی آکس ریز ہے

ہم نے دیکھا کہ مسیح کی انسانیت خدا کی صورت اور خدا کی ماہیت کا نقش قرار دی گئی ہے جسکی بنا پر مسیح کی انسانی ذات اور الوہیت کی ذات پاک کی شخصیت واحد ہیہ ثابت ہوئی۔ اِس لئے اکیلی مسیح کی انسانیت جو محبوب خدا ہے خدا کی پاک محبت کا گری ہوئی انسانیت کے روبرو آکس ریز ہو سکتی ہے۔ اور محبت الٰہی کی شعاعوں اور کرنوں کو مسیح کی آئینہ انسانیت پر لگا کر ادھر ادھر پھیلانے کا الٰہی مدعا اور مقصد صرف یہہ ہے کہ اصلی انسانیت سے گرے ہوئے انسان خدا کی بلاشرط محبت کے جلوے کو دیکھکر مسیح یسوع سے اپنے محب کی پہچان کا شعور حاصل کریں اور انسانیت کے اِس درجہ تک پہنچیں جو مسیح کی انسانیت کا ہے۔ تاکہ اپنی عملی زندگی سے مسیح اور اُسکی انسانیت کو دکھائیں جسکی صورت پر بنی آدم کی انسانیت بنائی گئی ہے اور تاکہ ہر ایک بشر خدا اور اُسکی محبت کی پہچانے جو یسوع مسیح میں ظاہر ہوئی پہچان جائے۔ اور مسیح سے الٰہی محبت دو صورتوں میں ہو کر ظاہر ہوتی ہے یعنے لفظوں میں اور فعلوں میں ٭

گناہ آلودہ نسل انسانی میں خدا کی محبوب اور آکس ریز محبت کا آنا خدا کا گرے ہوئے انسان سے پیار بلاشرط کرنے کا ایک اعلیٰ اور دائمی نشان ہے ٭

یہہ لکھا ہے۔ کہ خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخشا خدا کی محبت جو ہمسے ہے اِس سے ظاہر ہوئی کہ خدا نے اپنے اکلوتے بیٹے کو دنیا میں بھیجا۔ ا یوحنا ۴: ۹ ٭

پھر مسیح کا جو محبوب خدا ہے گنہگاروں سے طرح طرح کی تکلیفوں کے ساتھ مصلوب کیا جانا خدا کی اِس محبت کا جو وہ گنہگار انسان سے رکھتا ہے ثبوت تام ہے ٭ لکھا ہے۔ کہ ہمنے اِس سے محبت کو جانا کہ اُس نے ہمارے واسطے اپنی جان دیدی۔ ا یوحنا ۳: ۱۶ ٭

اب اگر خدا ایک کامل باشعور ہستی ہے جس کے جذبات دل اور نیک مرضی کا تقاضا دائمی ایسے جذبات ہیں جنپر لفظ محبت استعمال کیا جاتا ہے۔ اور اگر خدا ایک ایسا محبوب رکھتا ہے جیسی کہ مسیح کی انسانیت ہے تو لازم آیا کہ خدا اپنے محبوب کو دنیا میں بھیجے تاکہ وہ خدا کا محبوب گنہگاروں کے ہاتھوں میں حوالہ کیا جائے اور ہر ایک دکھ اور مصیبت اور تکلیف کا نشانہ ہو کر ایسی ہی موت مارا جائے جیسی کہ موت یسوع مسیح مارا گیا تاکہ گنہگاروں کو نہ پیار کرنے اور بچانے میں خدا کی محبت کا جو وہ گنہگاروں کے ساتھہ رکھتا ہے۔

اور اِس محبت کے ہر ایک پہلو کا عملی اور کامل ثبوت ظاہر ہو خدا نے اپنے محبوب کو دکھ اور مصیبت اور صلیبی موت اٹھاتے دیکھا۔ اور بے شعوروں سے تکالیف سہتے دیکھا۔ اِس پردہ محب حقیقی گنہگاروں سے محبت کے تمام پہلوؤں کی تکمیل کے ساتھہ پیش آیا۔ مسیح کے پیارے ہی پر سوچو کہ وہ سختی کے موقعوں پر کیسا ملائم پایا گیا۔ اور ناراستی کے ایام میں اسے راستی سے کیسی خوشی حاصل تھی۔ اور بہت کچھ خلاف بیانی کے دنوں میں سب باتوں کو پیتا گیا۔ اور ایسی بے ایمانی کے ایام میں سب باتوں کا یقین رکھتا رہا۔ اور نا امیدی کے وقتوں میں سب باتوں کی امید میں رہا۔ اور ایسی بے صبری کے وقتوں میں سب کی برداشت کرتا رہا۔ اِس نے تو داد نہ کی۔ کبھی شیخی نہ کی کبھی غرور میں نہ آیا۔ اور نہ بیموقع کام لیا اور نہ خود غرضی کے ترنوں میں خود غرضی کی۔ اور نہ غصہ کے وقت غصے ہوا۔ اور نہ بدگمانی کی حالتوں میں کبھی بدگمانی کی اور نہ ناراستی کے طوفان میں ناراستی سے خوش ہوا۔ اور نہ محبت جاتی کے وقت پر اُسکی محبت جاتی رہی۔ صلیبی کلمات کو یاد کرو ٭

اب اگر خدا اپنے ایسے محبوب کو دنیا میں نہ بھیجتا اور اگر بھیجا تھا تو اُسے ہر ایک دکھ اور تکلیف میں مبتلا نہ ہونے دیتا۔ تو خدا کی ملائمت اور محبت الٰہی کی ہر ایک خوبی کی کیونکر تکمیل ہو سکتی۔ اور کیونکر ثابت ہو سکتا ہے کہ خدا ایسی محبت کا موصوف ہے جس کا ذکر ہم کرتے آئے ہیں جب تک خدا اپنے اور اپنے محبوب سے سب قسم کی سختی اور بدسلوکی کے سلوک ہوتے ہوئے دیکھکر تقاضہ انتقام ترک نہ کرتا تو گنہگار سے اپنی محبت کا ہر پہلو سے عملی ثبوت کیونکر دے سکتا تھا؟ کیونکر ثابت ہو سکتا تھا کہ خدا سختی کے مقابل ملائمت کا سلوک کرتا ہے کیونکہ محبت کا ایک پہلو ملائمت ہے۔ اور راستی کی خوشی کو وہ ہمپر کسطرح ظاہر و ثابت کرتا اگر ناراست ناراستی کا سلوک اِس کے محبوب سے نہ کرتے اِس کے راستی سے خوشی محبت کا دوسرا پہلو ہے۔ اِسی طرح محبت کی صورت موجبہ اور سالبہ کی ہر ایک صورت پر خیال کرو۔ پس اگر خدا اپنے محبوب کو دنیا میں نہ بھیجتا اور اگر بھیجا تھا تو اُسے ہر ایک دکھ اور مصیبت سے بچا لیتا تو خدا کی محبت کا کوئی ثبوت نہ مل سکتا۔ اور نہ صرف محبت کا ثبوت نہ مل سکتا پر خدا کی ہستی کا انبعال محال ہو جاتا۔ کیونکہ ایک ذی شعور ہستی کو صفت محبت لازم ہے پر محبت کا اظہار اور ثبوت نہ درہو کر خدا کی ہستی کے بے ثبوت ہونیکی ایک دلیل کامل ہوتی۔ پر چونکہ ایسا نہیں ہے لہٰذا مسیح کا دنیا میں آکر مصلوب ہونا خدا کی محبت کا ثبوت تام ہے ٭ (غلام مسیح انبالوی)

اطلاع۔ گذارش ہے کہ ایک شخص جو اپنے آپکو نبیا کہتا ہے۔ جسکی عمر قریب ۴۵ یا ۵۰ برس ہوگی اِس کے ساتھہ ایک لڑکی بھی ہے کوئی چار سال عمر کالا رنگ بڑھا ہوا پیٹ سیدہ آدمی دبلا سا ہے اُسکی ایک آنکھہ میں پھولی ہوئی ہے اپنے آپکو متلاشی ظاہر کرتا ہے۔ اور اِس شرط پر بپتسمہ مانگتا ہے کہ اِس کے روٹی کپڑے کا بندوبست کیا جائے اور لڑکی کو اِس شہر طہرادون میں بھیجے کو دیتا ہے کہ اِس کو گذارا دیا جاوے یہہ شخص بپتسمہ پاچکا ہے۔ اور وہی جان نورحسن کے ہاتھہ سے سہارنپور میں ٭ (ربالرام از انبالہ)

آزمائش

۱۔ آزمائش دو طرح کی ہوتی ہے ایک خدا کیطرف سے اور دوسری شیطان کی طرف سے۔ جو آزمائش خدا کیطرف سے ہوتی ہے وہ انسان کو زیادہ مضبوط اور طاقتور بنانیکے لئے ہوتی اور ہمیشہ انسان کی بہتری مد نظر ہوتی ہے ٭

لیکن وہ آزمائش جو شیطان کی طرف سے ہوتی ہے وہ ایک قسم کا جال ہوتا ہے جس سے شیطان انسان کو گناہ میں گرانا چاہتا ہے جب ہم دعا کرتے ہیں یہی کہتے ہیں کہ ہم کو آزمائش سے بچا تو ہمارا یہی مطلب ہوتا ہے کہ ہمکو شیطان کی آزمائش سے بچا ٭

ہم آزمائش کو کیونکر دور رکھیں؟ لکھا ہے کہ جاگو اور دعا مانگو تاکہ تم امتحان میں نہ پڑو۔ جب انسان غافل ہوتا ہے اُسی وقت آزمائش کا بہت خطرہ ہوتا ہے۔ جس طرح سوئے ہوئے آدمی کو چور آسانی سے لوٹ سکتا ہے اسی طرح غافل آدمی کو شیطان ایک دم آ دبوچتا ہے اور اپنا شکار بنا لیتا ہے۔

۲۔ آزمائش کا مقابلہ کس طرح کریں؟ پاک کلام سے ظاہر ہے خدا کے سارے ہتھیار باندھو کہ تم شیطان کے منصوبوں کے مقابل قائم رہ سکو (افسیوں ۶: ۱۱) جیسے سپاہی میدان جنگ میں بغیر ہتھیاروں کے نکما ہوتا ہے ویسے ہی ہم روحانی ہتھیاروں کے بغیر شیطان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ روح سے چال چلو۔ روح کے تمام پھل ہم میں ہونے چاہئے یعنی خوشی۔ سلامتی۔ خیرخواہی۔ نیکی۔ ایمانداری۔ فروتنی۔ پرہیزگاری ٭

۳۔ شیطان کا سامنا کرو تو وہ بھاگ نکلیگا۔ خداوند بندوں کو امتحان سے بچانا جانتا ہے۔ خداوند ہر ایک برائی سے مجھے محفوظ رکھیگا وہ تیری جان کو محفوظ رکھیگا۔ کیونکہ ہمارا سردار کاہن ایسا نہیں جو ہماری سستیوں میں ہمارا ہمدرد نہ ہو سکے جس حال کہ اُس نے آپ ہی امتحان میں پڑ کے دکھ پایا تو وہ اُنکی جو امتحان میں پڑتے ہیں مدد کر سکتا ہے۔ ہمارا مقابلہ شیطان سے ہے لیکن ہمارا مددگار شیطان سے زور آور ہے ٭

آزمائش پر غالب آنا ممکن ہے۔ بے شک مشکل تو ہے لیکن ناممکن نہیں ہے اور یہہ بھی سچ ہے کہ کوئی انسان اپنی طاقت سے غالب نہیں آ سکتا صرف خدا کی طاقت سے فتح نصیب ہو سکتی ہے ٭

نتائج:-

اول۔ یہہ معلوم کرو کہ تمہارا جسم مضبوط اور تندرست ہو اگر تم کمزور اور ڈھیلے ہو تو اپنے آپ پر قابو پانا محال ہے۔ یقیناً آپ اچھی۔ سادی اور قوت دینے والی خوراک استعمال کریں بہت سی ورزش کریں کہ تمہارا جسم تندرست اور طاقتور رہے ٭

دوم۔ کام کرنیکے بعد خوب آرام کرو۔ لیکن آپکا آرام کرنا دل و دماغ اور طبیعت کو تازہ کرنا ہو وے۔ طبیعت کو بہلانا جو نسوں اور پٹھوں کو جوش دلانیوالا ہو آرام نہیں ہے ہمیشہ کام میں مشغول رہنے والا انسان آزمائش میں جلدی پھنستا ہے بانسبت اُس کے جو بیکار وقت اعتدال اور درستی سے خرچ کرتا ہے ٭

سوم۔ اپنے جسم اور خواہشوں پر قابو رکھو۔ خیال رکھیں کہ وہ آپ پر قابو نہ پا سکیں۔ کبھی کبھی اپنی خواہشوں کی آواز سننے سے انکار کریں۔ تاکہ آپ کو یقین ہو جائے کہ جب آپ چاہیں انکو روک سکیں۔ ہمیشہ انکو اپنی طبیعت کے قابو میں رکھیں تاکہ جب آپ اچانک آزمائش میں پڑیں تو فوراً یہ خواہشیں آپکا حکم ماننے پر طیار ہوں ٭

چہارم۔ اپنے دلوں میں عمدہ عمدہ خیالوں کو جگہ دیویں کبھی خراب کتاب کو نہ پڑھیں۔ اور خیال رکھیں کہ فرصت کے گھنٹوں میں پڑھنے کے لئے آپ کے پاس عمدہ اخلاقی کتابیں ہوں جن سے آپ عمدہ خیالات کا ایک خزانہ جمع کر سکیں (جو بیماری اور رات کی بیداری کے وقت آپ کے لئے خوشی کا باعث ہوں۔ یہہ بھی خیال رکھیں کہ آپ کے دوست جن کے ساتھ آپکا تعلق ہے عمدہ اور پاکیزہ خیالات کے ہوں کیونکہ بری صحبت اچھی عادتوں کو بگاڑتی ہے (متی ۳۳:۱۵) کرنتھیوں

اِنسان کی بیگناہی

پس ثابت ہے کہ اسی وراثت کے ملنے کیواسطے ایک ہی طلب کا رستہ ہو۔ وہ یہہ کہ خداوند مسیح کی تعلیم کو دل و جان سے بے شک و شبہ مانیں۔

سچی توبہ اور سچے ایمان کا باہم تعلق

سچی توبہ سچے ایمان کی بنیاد اور شروع سے غرض ہے۔ اور بغیر سچی توبہ کے سچا اور زندہ ایمان نہیں ہو سکتا سچی توبہ سے انسان کے دل کی تبدیلی کا شروع ہوتا ہے۔ اور سچے ایمان سے وہ تبدیلی انجام تک پہنچتی ہے۔ سچی توبہ انسان کے ہوش میں آنے اور گناہ کی نیند سے جاگنے کا وسیلہ ہے۔ اور سچا ایمان نئی زندگی اور تازگی کا وسیلہ ہے جس سے باطنی انسان کو نئے سرے سے روحانی طاقت اور لیاقت ہوتی ہے۔ پس سچی توبہ زندگی بخش وسیلہ ہو سچی توبہ مثل اُس تیز نشتر کے ہے جس سے خراب پھوڑا چیرا جاتا ہے۔ اور سچے ایمان کی تاثیر ایک مرہم اور عمدہ نسخہ کی مانند ہے جس سے اندرونی اور بیرونی زخم اچھے ہوتے اور بیماری جاتی رہتی ہے۔ پس ایمان سچی شفا بخش وسیلہ ہے جب سچی توبہ کی تاثیر سے دل کے سخت چھلکے اور پوست یعنے گناہ کی خواہشیں جنمیں انسانی روح لپٹی ہوئی ہے توڑے جاتے ہیں۔ تو سچے ایمان کی تاثیر سے انسانی روح گناہ اور جسم کی قید سے آزاد اور خلاص ہوتی ہے۔ پس سچا ایمان رہائی بخش وسیلہ ہے۔ جب سچی توبہ سے دل کا کھیت جوتا جائے اور خرابی کی جڑ اکھاڑ کر باہر پھینکی جائے اور توبہ سچی کے آنسوؤں سے دل کی زمین نرم اور سیراب کیجائے تو سچے ایمان سے وہ زندگی کا تخم (یعنے کلام الہٰی) انسان کے دل میں داخل ہو کر جڑ پکڑتا ہے جس سے اچھے پھل (یعنے نیک اعمال) پیدا ہوتے ہیں۔ سچی توبہ کے اوزار سے انسان جنگلی درخت سے کاٹکر علیحدہ کیا جاتا ہے۔ اور سچے ایمان سے وہ اچھے انگور (خداوند مسیح) کے درخت میں پیوند کیا جاتا ہے جس اصل کے سبب وہ اچھے پھل لاتا ہے سچی توبہ سے انسان اپنے تینوں جانی دشمنوں کو یعنے شیطان اور دنیا اور جسم کی خواہشیں ترک کرتا ہے سچے ایمان سے مضبوط ہو کے خداوند کی روح سے ان دشمنوں کا مقابلہ کرنیکی دلیری حاصل کرتا ہے اور اُن پر





فتح یاب ہوتا ہے۔ انسان سچی توبہ کرکے اُس کشادہ راہ کو چھوڑ کر اُن بُری راہوں سے باز آتا ہے جو ہلاکت کو پہنچاتی ہیں اور سچے ایمان سے زندگی اور راستی کی راہ پر ثابت قدم رکھے نیکی اور دینداری میں ترقی کرتا جاتا ہے۔ اور اپنی باقی عمر خدا کی خدمت میں صرف کرتا ہے۔ سچی توبہ کرکے ہم پرانی انسانیت کی ناپاک پوشاک کو اُسکی تمام نفسانی خواہشوں اور بُری خصلتوں سمیت اُتار کر پھینک دیتے ہیں۔ اور سچے ایمان سے نئی انسانیت کے لباس کو جو خدا نے آپ دنیا میں آکر اپنی کلیسیا کی معرفت طیار کیا ہے، پہن لیتے ہیں۔ پس سچی توبہ نئے انسان کی پیدائش کا دروازہ ہے۔ پس سچی توبہ سے انسان مسیح کے بھیڑ خانہ میں داخل ہوتا ہے۔ اور سچے ایمان سے مسیح کی بھیڑ مسیح کی آواز کو پہچان کر اُس کے پیچھے پیچھے چلتی ہے۔ پس سچا ایمان نئی پیدائش کی بنیاد ہے۔ پس یہہ دونوں (سچی توبہ و سچا ایمان) لازم و ملزوم ہیں۔ لازم ملزوم وہ دو چیزیں ہیں اگر ایک چیز نہ ہو تو دوسری بیکار ہو جاتی ہے یعنے دوسری چیز کا وجود و عدم برابر ہوتا ہے جیسے گاڑی دو پہیوں سے چلتی ہے اور یہہ دونو پہئے لازم و ملزوم کہلاتے ہیں فرض کرو اگر ایک پہیہ نہ ہو تو دوسرا پہیہ بیکار اور غیر مفید ہے اسی طرح سچی توبہ و سچا ایمان باہم لازم و ملزوم ہیں۔ اگر انسان نے اپنی سچی توبہ کو توڑ دیا تو اب اُس کا ایمان شیطانی ایمان بنی رہگیا ہے جو دوگنی ہلاکت کا باعث ہوگا۔

باطل توبہ اور اُس کے نتایج

بہرے بزرگو۔ عزیزو۔ بھائیو۔ غور و معنی کی جا ہے کہ بعض لوگوں کی توبہ اِس لئے باطل اور لاحاصل ہے کہ وہ فقط ظاہر میں بُرے کاموں سے پاک ہونے کی کوشش کرتے ہیں وہ اُس نادان باغبان کی مانند ہیں جو کسی بُرے درخت کی بعض شاخوں کو چھانٹے۔ لیکن باغ میں سے اُس درخت کو جڑ سمیت اُکھاڑ کر باہر نہ پھینکے۔ جبتک اُس خراب درخت کی جڑ باغ سے نہ دور کیجائیگی تب تک وہ خراب درخت اُس باغ کی بدنامی اور دیگر اچھے درختوں کی بربادی کا باعث ہوگا لازم ہے کہ یک لخت اُس خراب درخت کی جڑ کو باغ میں سے دور کرے۔ تاکہ اُس کے نہ ہونے سے باغ اپنے عمدہ پھلوں سے عزت اور فایدہ مالک کو پہنچاوے۔ اِسی طرح جبتک انسان اُس گناہ کی جڑ کو (جو اُس کے دل میں سچی توبہ کے درخت کو قطعی اور پورے طور پر جگہ نہیں دیتی ہے) بُرے درخت کی جڑ کی طرح باہر پھینک نہ دے تب تک وہ سچی توبہ نہیں کر سکتا اور اِس سبب سے وہ ساری برکتوں سے محروم رہتا ہے۔ جغرافیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بڑی بڑی سلطنتوں نے اپنے علاقہ کی حدوں پر جہاں جہاں دشمن کے ملک پر حملہ کرنے کے خطرات ہیں بڑے بڑے قلعے بنائے ہوئے ہیں اور ان میں کافی فوج رکھی ہوئی ہے۔ اور رات کے پہرے کے لئے سمندروں میں پہاڑ کی چوٹیوں پر بتیاں جلائی جاتی ہیں یعنے ایسا انتظام ہے کہ چوبیس گھنٹہ میں ایک منٹ نگہبانی سے غفلت نہیں ہوتی۔ اِسی طرح انسان کے دل کا بھی ایک وسیع ملک ہے۔ دشمن شیطان ہے۔ وہ چاہتا کہ انسان پر بادشاہی کرے۔ ہماری کوشش یہہ ہونی فرض ہے کہ ہم شیطانی جوئے کو اپنی گردن پر نہ آنے دیں۔ اور اِس اپنے دل کے ملک پر شیطانی حکومت کی عملداری نہ ہونے دیں۔ ایک بڑے زبردست دنیاوی بادشاہ کا مقولہ ہے کہ دشمن پر فتح پانے کے لئے فوج کی زیادتی شرط نہیں ہے۔ عمدہ تجویز اور تائید آسمانی شرط ہے۔ اِس لئے ہم پر فرض ہے کہ عمدہ تجویز سے نہ چوکیں۔ سچی توبہ کے دروازہ پر شیطان نے اپنی ساری طاقت سے ایک جنگی قلعہ بنایا ہوا ہے اور اُس کا بہت سا لشکر معہ سامان اُس قلعہ میں رہتا ہے اور وہ آپ اور اُس کا لشکر کبھی سُست نہیں ہوتے اور شیطان بڑا ہی عقلمند ہے۔ ہماری عقل اُس کے منصوبوں کے آگے ہیچ ہے۔ اور اُس کے سب منصوبوں سے اعلےٰ منصوبہ **سچی توبہ کا توڑنا ہے**۔ پہلے مبارک رسول کو جو اِس دروازہ سے لوگوں کو مسیحی کلیسیا میں داخل ہونے کے لئے سچی توبہ کا پتسمہ دیتا تھا اِس موذی نے کِس طرح شہید کروایا۔ (باقی آیندہ)

راقم عبدالرحیم

مراسلات

جناب ایڈیٹر صاحب۔ تسلیم۔ برائے مہربانی ان مندرجہ ذیل چند سطور کو اخبار نور افشاں میں چھاپ کر ممنون فرمادیں۔

۳۱ جنوری ۱۹۰۵ء کے پرچہ ٹریبیون میں ایک مضمون لالہ وزیر چند صاحب کے مسیحی ہونے پر شائع ہوا جسمیں نامہ نگار نے کفر افشانی کا کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑا آپنے چمبہ کی مسیحی جماعت پر یہہ بہتان لگایا ہے کہ اُنھوں نے لالہ وزیر چند صاحب سے وعدہ کیا کہ وہ اُن کی شادی کرادینگے اور اِس لالچ میں آکر وہ مسیحی ہوگئے شاید نامہ نگار کی نظر میں اُنکی قوم کی تمام .... طاعون سے تلف ہوگئیں اور نوجوان مذکورہ بالا نے صرف اِس غرض سے مسیحی مذہب کو قبول کیا اور اپنے عزیز والدین اور دیگر اقربا اور مذہب کو چھوڑا حیف ہے ایسی سمجھ پر۔

لالہ صاحب تو صرف چند ہی یوم چمبہ میں رہے اور اِس سے پیشتر چمبہ کا کوئی مسیحی ان سے بالکل واقف نہ تھا تو پھر کس طرح آپ کا الہام راست ہو سکتا۔

لالہ صاحب نے کوئی پوشیدگی میں نہیں بلکہ علانیہ چمبہ کرسچن چرچ میں اپنے دین مذہب کو ترک کرکے مسیحی مقدس جامہ کو پہنا اور بعد ازاں ظاہرا چمبہ کے بازار میں پھرتے رہے لیکن اُسوقت کسی آریہ صاحب نے سر بازار اُن سے کوئی استفسار نکیا ہاں البتہ ایک روز دو آریا جاسوس صورت و سنان و سیرت کا ذان یکے بعد دیگر اس مکان پر آئے جہاں وہ مہمان تھے لیکن جب جواب معقول پائے تو اپنا سامنہ لیکر چلتے ہوئے اور جب کچھ بن نہ پڑی تو کفر افشانی کے لئے قلمیں گھڑنا شروع کیں آریا صاحبان یہہ خیال ہرگز نکریں کہ لالہ صاحب اُنکی جندہ بھبکیوں سے چمبہ سے تشریف لے گئے۔ جب لالہ صاحب نے جانے کا ارادہ کیا تو ہمنے کہا آپ چند دن یہاں اور بھی

تو انہوں نے فرمایا کہ بیکار بیٹھنا فضول ہے اور میں مشن کی ملازمت ہرگز نہیں کرونگا ورنہ آریا صاحب جیسی اُن کی عادت ہے ضرور کہینگے کہ نوکری کے لئے مسیحی ہوا اب چونکہ پادری سوہن لعل صاحب پنجاب کو جاتے ہیں میں بھی اُن کے ہمراہ باآرام چلا جاؤنگا اور کہیں جاکر اپنی روزی کماؤنگا اور اُس نجات دہندہ کا جلال ظاہر کروں گا جس نے اپنا خون بہاکر مجھے خون خریدہ غلام کر لیا ہے۔ نامعلوم نامہ نگار صاحب کس درجے کے بزدل ہیں کہ اب کہتے ہیں کہ کوشش تو بہت کی گئی لیکن ناکامیاب رہے کیوں نہیں ان مسیحیوں کے سامنے جنکے ساتھ وہ پھرا کرتے تھے اگر گفتگو کی وہ اُن کی اُسی وقت تسلی کر دیتے۔ اب میری آپ کے حق میں یہہ دعا ہے کہ آئندہ کو آپ بغیر سوچے سمجھے ایسی کفر افشانی نہ کیا کریں بلکہ خداوند کریم آپ کی ہدایت کرے کہ آپ کذب کو چھوڑ کر راہ راست کو اختیار کریں۔ نامہ نگار رچینہ

نَوحَہ

۶۔ ہمارے دل کی حالت کو خدا جانے یا ہم جانیں۔

مسیحی برادران و بزرگان۔ پنجاب سے ایک آواز جیسے غم اور ماتم کی جابجا سے سننے میں آتی ہے جسکی تسلی اور دلجوئی کے لئے آپ کی توجہ اور غور کی نہایت ضرورت ہے۔ اگر آپ نے توجہ نہ فرمائی تو خدا جانے کن کن غموں کے بادلوں کا سامنا کرنا پڑیگا۔ کہاں ہیں آج وہ صاحبانِ ذی اقتدار جنہوں نے اپنی قلم اور آنکھوں کو خداوند کے لئے مخصوص کیا ہوا ہے کہ وہ روح القدس کی ہدایت سے مسیحیوں کو بیدار کریں کہ وہ اپنی منصبی اور ضروری خدمت الٰہی میں لگے رہیں کہاں ہیں آج وہ جو ملک کے ریفارمر ہیں جنہوں نے آج کل مسیحیوں کے بیچ ریفارمیشن کے گئے کہاں ہیں آج وہ جو قوم کے ریوالیول کنان ہیں جو اپنے لکچروں اور واعظوں کے کرجابجا مدعو کئے جاتے۔ کیا آج آپ سبھوں کی ضرورت نہیں کہ ہمارے نوحہ کے ہر ایک آنسو پونچھیں اور نوحہ خوان کے ہمدرد ہوویں۔ ہم سچائی سے امید کرتے ہیں کہ آپ ضرور اپنی خدمت کو نہ بھولینگے۔ مختصر طور سے چند الفاظ میں ہماری دعا پورے دل سے بارگاہ باری تعالیٰ میں یہہ ہے کہ کاشکہ آپ ازراہ ہمدردی نوحہ خوان وازراہ خدمتِ الٰہی بمنصب علمی وقومی اُسکی طرف رجوع فرماویں۔ یہہ چند سطور بڑی امید اور پورے بھروسہ کے ساتھ پیش خدمت ہیں کہ جسطرح ہو سکے اِس نوحہ کا تدارک کیا جاوے۔

باعث نوحہ آپ نے رسالہ مسیحی جلد ۹ نمبر ۱۰ اور ۹ بابت ماہ نومبر و دسمبر ۱۹۲۹ء سے معلوم کیا ہوگا کہ رسالہ صرف ایک سو خریداروں کی کمی سے شروع سال سے بند ہو چلا ہے۔ صاحبان ذرا غور فرمائے کہ یہہ نوحہ نہیں کہ۔ ایک مسیحی۔ اور آزاد اور دیسی اور قوم کا خیرخواہ ہند اور پنجاب کے اتنے عیسائیوں کی موجودگی میں اتنا سستا اور قیمتی اور مفید اور روحانی رسالہ بند ہو جاوے۔ خدا نہ چاہے اگر یہہ رسالہ بند بھی ہو جاوے تو یہہ بات ثابت کرتی ہے کہ عیسائی بھی کچھ ہیں آپ ہی انصاف فرمائیے۔ غیر اقوام کے سامنے آپ کیا منہ دکھلاوینگے کہ ہم دیسی عیسائی اپنے دین کی خاطر یہہ کچھ کر رہے تھے اب اُسکو یہاں تک ترقی دی ہے کہ نام و نشان مٹانے لگے ہیں دیگر ممالک کے مسیحیوں کے سامنے آپ کیا منہ دکھلاوینگے آپ کس آزادی اور مذہبی خیرخواہی کا اظہار کرینگے غور فرمائیے کچھ بیان کرنے کی طاقت اور جرأت مسیحیوں کی بے پرواہی کے سبب سے نہیں رہی۔ اب نہ صرف اِس وقت بلکہ اِس سے پہلے بھی رسالہ مسیحی اور اِدھر اُدھر سے سُن لیا ہوگا کہ اب آپ کی خدمت میں ہماری کیا منشا اور غرض ہے کہ ہم سب دیسی مسیحی بیدار ہوویں اور اپنی خدمت اور منصبی کام کو پورا کریں ہند تو درکنار صرف پنجاب کے مسیحیوں کے لئے کوئی بڑی بات نہیں صرف خیال اور توجہ درکار ہے کہ رسالہ مسیحی جو ہمدرد اور خیرخواہ رسالہ ہے اِس کے جاری رکھنے کے لئے ایک سو خریدار ہوں کہ وہ خداوند کی ضروری خدمت میں لگا رہے۔ اگر ایک ایک کلیسیا سے صرف پانچ پانچ یا چھہ چھہ خریدار معمولی طور سے اُٹھہ کھڑے ہوں تو صرف سولہ ۱۶ یا سترہ ۱۷ کلیسیاؤں سے رسالہ کے جاری رہنے کے لئے خریدار بن سکتے ہیں۔ اگر ساری کلیسیائیں اپنے آپ کو مسیح کے اعضا سمجھ کر اور سر جوڑکر اِس کام کو لگ پڑیں تو ایک سو کیا بات ہے ضرورت سے زیادہ بھی ہو سکتے ہیں۔ ہمت مرداں مدد خدا۔ میں سب کو کہتا ہوں پیٹھہ دکھلانا مردوں کا کام نہیں۔

اب ہماری عرض آپ صاحبان کے سامنے یہہ ہے کہ مسیحی مسیحیوں سے جاتا نہ رہے۔ متمول صاحبان کے سامنے تو کوئی بات نہیں صرف تھوڑا سا ہاتھہ چھوڑنے سے بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ پر وہ جو غریب ہیں پر سرگرم اور غیر تمند ہیں اُن کے لئے ذرہ مشکل ہے اگر وہ زور بھی ماریں تو کیا بن سکتا ہے بندہ بھی پچھلے زمرہ میں آپ کے ساتھہ ہے۔ میں سوچتا ہوں کہ میری ساری جان مسیحی کے لئے خرچ بھی کی جاوے کہ وہ جاری رہ سکے تو میں اُس کے لئے تیار ہوں پر افسوس کہ میری جان ایسی دنیا میں ناقص ہے کہ پھر بھی ناکامیابی ہی رہتی ہے۔ اگر ایسی چند ایک جانیں اور پنجاب سے مل جاویں تو پھر لوگوں کی منت خوشامد کرنے کی ضرورت نہیں۔ ایک اور علاج غریب غیر تمندوں کے لئے بہتر ہے اور وہ یہہ ہے اگر کوئی یکمشت دو روپیہ سالانہ چندہ مسیحی کا ادا کرنے سے معذور ہو تو حساب سے گیارہ پیسے ماہواری کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی ایک ماہ میں فی دس دن کے بعد ایک دن روٹی نہ کھاوے اور رسالہ کے جاری رکھنے کے لئے سارے ماہ میں تین دن روزہ رکھے تو رسالہ کا سالانہ چندہ آسانی سے پیدا ہو سکتا ہے۔ اِس پر عمل کرنا کوئی بڑی بات نہیں غریبوں کو ایسی حالت آگے بھی کئی دفعہ ہو ہی جاتی ہے۔ نالے ویلیاں وڈشن نالے ونجاں دی خرید۔ اگر اِس سے کوئی اور بہتر طریقہ ہو تو اُس سے مطلع فرمائیے۔ میں نے سنا ہے کہ بعض مسیحیوں نے منشیوں کے ڈر کے مارے رسالہ کی خریداری بند کر دی ہے۔ ایسے مسیحیوں کے سر پر یہہ نوحہ کرنا چاہئے۔ کہ وہ نہیں ہیں۔ خدا کے واسطے اِس نوحہ پر غور فرمائیے اور اپنا نام اور اڈرس مسیحی کے پاس خریداری کے لئے روانہ آج ہی فرمائیے اور جہانتک ہو سکے اپنے دوستوں کو خط و کتابت اور ملاقات سے تحریک



دیجئے تاکہ بہت سے خریدار بن سکیں۔ ۴ ۲ آنہ ماہواری کوئی بڑا خرچ نہیں۔ ہم نے اِس مضمون کو اور اخبارون میں بھی اندراج کے واسطے روانہ کیا ہے۔ آپ بھی ضرور مہربانی کر کے درج فرمائیے۔ خاکسار نتھو لعل واعظ از ڈھیسیان تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ ۔

مسیحی کا جنازہ - پیارے ایڈیٹر۔ طبیعت اچھی نہیں لکھنا دشوار کام معلوم ہو رہا ہے اور اب تک بندہ کو معلوم نہ تھا کہ مریض ہذا حیات کا دائرہ ختم کر نیکو ہے ورنہ پیشتر ہی جو کچھ ہو سکتا تھا کرگذرتے پھر مجھے سمجھا کہ حکیم حاذق مریض کو بچانے کی کوشش کرتے رہینگے۔ تمہاری ٹیمن ٹیمن کی ضرورت بھی کیا ہے۔ پر آج آپکی جنازہ خوانی سے معلوم ہوا کہ مسیحی چل بسا۔ اگرچہ آپنے کئی ماہ پیشتر سے مسیحی کی بیماری کا ذکر کیا تھا اور ہمدردان مسیحی کو اُبھارا تھا پر کسی نے کروٹ نہ بدلی لہٰذا افسوس کہ اِس جانب بھی اسی قصور کا مرتکب ٹھہرا معاف فرمائیں اگر علاج نہیں کر سکتے اور مردے کو جلا نہیں سکتے تو آپ ہمکو ماتم کرنیوالوں میں ہی شمار کریں ۔

جب میں نے آپکی الوداعی باتیں اور آخری گذارش کو پڑھا تو آپ یقین سمجھیں کہ میری آنکھہ کا نظارہ ایک امرتسری پنجابی شریف کی موت کا سمان تھا اور وہاں پر اُس شریف کی تجہیز و تکفین میری آنکھو نکے روبرو ہوتی ہوئی معلوم ہوتی تھی۔ اور آپ کے الوداعی الفاظ اُس کے جنازے کا سر سمعی معلوم ہو رہے تھے۔ اور اِس لاش کے ہمراہ وہ لوگ نظر پڑ رہے تھے جن کے ساتھ اِس شریف آدمی نے کمال ہمدردیاں کی تھیں۔ مجھے وہ لوگ جنازے کی چاروں طرف پھوٹ پھوٹ کر روتے معلوم ہو رہے تھے جنکی ضروریات کا ضامن یہ شریف بنا ہوا تھا۔ وہاں پر وہ باپ بھی روتا ہوا معلوم ہوتا تھا جس کا شریف بیٹا مر گیا تھا اور ایسے ہی یار دوست کسی نہ کسی سبب سے مجھے بلکتے ہوئے سنائی دے رہے تھے۔ سچ مچ ایک شریف آدمی کے انتقال اور جنازہ کا تصور باندھ کر مجھے

ہوئے میرا بھی جی بھر آیا پر میں نے مشکل سے اپنے آپکو ضبط کیا اور جب میں نے یہہ نتیجہ نکالا کہ وہ شریف آدمی اور پنجابی اور امرتسری آدمی مسیحی ہے تو مجھے یقین نہ ہوا کہ مسیحی مر گیا اور کہ اگلے ماہ اُس کا جنازہ ہونے والا ہے ؟ مسیحی کی موت کی خبر میرے لئے سچ مچ اُس کی موت کی خبر سے کچھ کم رنج و ملال کی خبر نہیں ہے۔ مسیحی کی موت کی خبر مسٹر کمرجی جیسے شریف نوجوان کی موت کی خبر سے میرے لئے کسی طرح کم نہیں۔ ہاں کسی پنجابی شریف اور مسیحی کی موت کا جسقدر صدمہ کسی شریف مسیحی کو محسوس ہو سکتا ہے کم سے کم اُتنا صدمہ اور چوٹ مسیحی کے بند ہونے سے مجھے ہے۔ اِس صدمے کا یہہ باعث نہیں کہ میں ایسے سفہا میں ہوں جو انگریزی زبان سے نہیں سیکھہ سکتا۔ اور نہ صرف اِس کا یہہ باعث ہے کہ میں اردو کی حدود سے باہر نہیں نکل سکتا۔ بلاشک میں اردو کی حدود سے باہر ہو سکتا ہوں۔ جو صدمہ مجھے مسیحی کے بند ہونے سے ہے وہ اور وجوہات سے ہے۔ وجوہات۔ کسی غیرتمند پنجابی کو تو وہ مسیحی کے بند ہونے کا رنج اور کیسی ہی وجوہات سے ہو پر مجھے صدمہ اِس لئے ہے کہ اعلیٰ تعلیم یافتہ مسیحی نوجوانوں کی کلیسیا سے ہمدردی کی روح کا مسیحی کی موت کے ساتھہ خاتمہ ہے۔ یہہ نوجوان جو کچھہ ہمدردی دکھا سکتے تھے اور کلیسیائی معاملات میں مسیحی کے ساتھہ جو دلچسپی لے سکتے تھے وہ قبر میں جاتی دکھائی دیتی ہے۔ وہ روح جس کے ذریعہ سے کلیسیا کی بہتری کی اعلیٰ تعلیم کے ساتھہ تلاش ہوتی تھی وہ روح مسیحی کے ساتھہ زندہ درگور ہوا چاہتی ہے۔ ایک پنجابی مستقل طبیعت اور جفاکش روح جو آجتک کسی بات میں ہاری نہیں مسیحی کے ساتھہ گور میں دفن ہوتی دکھائی دیتی ہے۔ اور چند اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوانوں کے مسیحی خیالات کا آئینہ اب ٹوٹنے پر ہے۔ یہہ پنجابی اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوانوں کا مسیحی بچہ جسے انہوں نے مسیحی اردو خوان بھائیوں کے لئے جنا تھا نو سالہ عمر میں عدم کو جانے پر بیٹھا ہے۔ یہہ مسیحی جس کے وسیلے سے ہم پنجاب کے شریف اور ہمدرد جان قوم نوجوانوں سے ہال اِن کے دلوں سے اور اِنکی محنتوں سے واقف ہوا کرتے

تھے وہ چلنے پر ہے۔ ہائے یہہ کیسے افسوس کی خبر ہے۔ وائے یہہ کیسے جگر گداز ماجرے کی خبر ہے۔ کہ پنجاب کے اعلیٰ تعلیم یافتہ مسیحیوں کا یہہ بچہ اب طعمۂ خاک ہوا چاہتا ہے اور ہمسے پوچھا جاتا ہے کہ ہم اُسے دفن کرنا چاہتے ہیں یا نہیں ؟ پیارے اڈیٹر ہم کیسے ہاں کہیں ؟ مسیحی کو دفن کرنے سے پنجاب کے نوجوان اور اعلیٰ علم یافتہ مسیحیوں کی روح ساتھہ ہی دفن ہو جائیگی۔ نوجوانوں کی کلیسیائی معاملات سے دلچسپی لینے والی روح مسیحی کے ساتھہ چراغ کی طرح بجھ جائیگی۔ پنجابی مسیحیوں کی غیر مستقل مزاجی ظاہر ہو جائیگی۔ انکی نااتفاقی اور لاپروائی اور عیش پسندی ایک عالم پر روشن ہوگی۔ ایک عالم اِس بات کو جانیگا کہ پنجاب کے تعلیم یافتہ نوجوانوں نے مسیح اور اسکی خدمت سے فراغت لے لی ہے اور اب اِن لوگوں کو اپنے غریب اور کم علم بھائیوں کی خدمت منظور نہیں ہے میرے خیال میں مسیحی کا لاشہ تو دفن ہو جائیگا۔ پر آناد مسیحی نوجوانوں کے دامن پر جو اعلیٰ تعلیم پاکر مسیح کی خدمت کے قابل ثابت ہوئے تھے قیامت تک گہرے گہرے سیاہ داغ چھوڑ جائیگا۔ ہاں مسیحی تو جائیگا لیکن وہ قابلیت اور لیاقت اور روح وغیرہ جو آجتک مسیحی کے اوراق سے ظاہر ہوتی رہی ساتھہ لیجائیگا۔ کیا مسیحی نوجوان اِس بات پر راضی ہیں کہ وہ سب کچھہ مسیحی کے ساتھہ اس کی گور میں دفن کریں جو کچھہ اُس کے اوراق میں ظاہر ہوتا رہا ؟ اگر آپ لوگ اِس قدر نقصان اُٹھانیکو راضی ہیں تو میں شکر کرتا ہوں کہ میرا نام اعلیٰ تعلیم یافتہ مسیحی نوجوانوں کی فہرست میں نہیں ہے اگر تمہاری ایف۔ اے۔ اور بی۔ اے۔ اور ایم۔ اے۔ کی ڈگریوں کا یہہ نتیجہ ہے کہ تمہارے مسیحی جیسے ہونہار فرزند نو سالہ عمر کے خاک کا لقمہ ہوتے رہیں تو ہمکو اِس بات پر فخر ہے کہ اِس جنون تقدیری کے پتے ہمارے پاس نہیں ہیں اور ہم کیوں جاہل نہ رہیں تاکہ مسیحی جیسے بچوں کی موت کے صدموں سے بچے رہیں ۔

مسیحی کی بیماری - جب کوئی شخص مرجاتا ہے تو لوگ پوچھا کرتے ہیں کہ یہہ شخص کونسی بیماری

میں گر گیا تھا۔ ہو گیا تھا۔ انکا کوئی خاص مقصد تو اس سے نہیں ہوتا مگر بات چیت کرنیکی راہ سے دریافت کیا کرتے ہیں۔ پر ہمارا ایک مقصد ہے۔ ہم اس لئے دریافت کرتے ہیں کہ اگر مسیحی اپنی بیماری سے مرنے پر ہے تو شاید اس قدر فکر کی بات نہیں۔ پر اگر مسیحی متعدی عارضہ سے ہلاک ہونے پر ہے تو نہایت فکر طلب معاملہ ہے۔ جہانتک ہمکو معلوم ہے مسیحی کو ایک متعدی مرض نے پکڑا ہے جس سے بیماری سے یہہ ملک عدم کا راہی ہونے پر ہے وہ مرض ہندوستانکی مٹی میں پوشیدہ ہے جس کا شکار ہر ایک ہندوستانی ہو رہا ہے ؛

ہندوستانیوں میں ابتداء سے آجتک کبھی اتحاد نہ تھا۔ ان میں کبھی بھی باہم ملکر ایک کام کو انجام دینے کی طرح نہ تھی۔ یہہ کبھی بھی اس لائق نہ تھے کہ کسی نیک کام کو خود کر کے اس کا فائدہ اُٹھائیں۔ یہہ کبھی بھی اس قابل نہ تھے کہ اپنے ہونہار اور لائق لوگوں کی قدر و توقیر کرتے انہوں نے آجتک ایسے لوگونکی بھی عزت نہ کی جو اُن کی بہتری اور بھلائی پر سوچتے سوچتے مر گئے۔ اور نہ انہوں نے کبھی بھی اپنی اصلاح و فلاحت پر اتفاق کیا۔ یہہ ہمیشہ سے دوسرونکی چھاچھ پر نہ صرف مونچھیں مونڈاتے رہے بلکہ ڈارھی کو بھی رگڑاتے چلے آئے۔ مسیحی میں ہندوستانی روح کے برعکس زندگی نمایان ہوتی رہی اسوجہ سے اسکی اجل نے داؤ پایا کہ اسے ہلاک کرے کہ ہندوستانی بیماری اسے لگ گئی اور یہہ ہونہار بچہ قبل از وقت موت کا شکار ہوا ؛

پیارے اڈیٹر ہم عیسائی بھی ہندوستانی ہیں۔ مسیحی تتلاتی ہوئی زبان سے کہہ رہا ہے کہ ہمکو اتبک پاکیزہ خیالوں سے انس نہیں۔ مسیحی کہہ رہا ہے کہ ہمکو بھی مسیحی زندگی اور غیر معمولی مسیحی یگانگت سے الفت نہیں۔ مسیحی کہہ رہا ہے کہ اگر خداوند یسوع اس ملک کے مسیحیوں میں آکر کلام سناتا تو اُسے بُری موت سے مارتے یا اگر پولس رسول لاہور کے مسیحی گریکو یٹس کے سامنے آکر اپنے خطوط پیش کرتا تو یہہ لوگ اسے سخت رسوا کر کے نکالتے اور اُس کے خطوط کو آگ میں جلانے کو تیار ہوتے کیونکہ وہ انگریزی زبان سے واقف نہ تھا۔ مسیحی ہمکو اور بہت سی حقیقتیں سنا رہا ہے فرصت نہیں کہ ہم انکو قلمبند کریں لیکن وہ سوکی نہیں ایک بتاتا ہے کہ اس ملک کے ۲۷ لاکھ آدمیوں سے زیادہ لوگ مسیحی ہو گئے ہیں جنہیں اعلیٰ تعلیم یافتہ گروہ بھی شامل ہے لیکن یہہ کل مجمع ابتک ہندوستان کی لعنت سے نہیں چھوٹا ابتک نہیں چھوٹا۔ کیا یہہ جھوٹ ہے؟ پنجاب میں کوڑیوں گریجویٹ جھڑے پڑے ہیں کیا یہہ حیرت کی بات نہیں کہ اُن سے ایک پرچہ قائم نہیں رہ سکتا ہے؟ پھر اگر یہہ ہندوستان کی پرانی لعنت کا ثبوت نہیں اور کیا ہے ؛

شاید ہماری اور مسیحی کی غلطی ہے کہ ہمنے یہہ نہیں سوچا کہ ہمارے اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوان اردو زبان بھول گئے ہیں۔ او۔ یہہ کہنا تو کمتر ہے کہ وے اردو زبان بھول گئے بلکہ انکو اردو بولنے اور لکھنے سے شرم آتی ہے اُن کی انگریزی دانی میں فرق آتا ہے۔ بلکہ اردو زبان میں مسیحی مذہب کی تائید و تصدیق کرنی اِن کے نزدیک ایک جرم عظیم ہے۔ پھر بھلا مسیحی کو کہاں سے مضامین میسر آئیں؟ کیا یہہ امر ایک ہولناک آفت کا ثبوت نہیں؟ یہہ لوگ سننا بہت کچھ چاہتے ہیں پر اپنے خداوند کے لئے ایک تنکا دوہرا کرنیکے روادار نہیں ہوتے۔ مسیحی ایسے حال میں کیوں نہ مرے جبکہ اُسے ہندوستانیوں کی بیماری نے پکڑا ہے ؛

اب ہم انکا کیا شکوہ کریں جن کے لائق و فائق بھائیوں نے اپنے غریب اور کم علم و لیاقت بھائیوں کی طرف سے پیٹھ پھیر لی۔ جن کے پاس نہ روپیہ اور نہ کافی اسباب معاش ہیں ان لوگوں کا تو خدا ہی حافظ ہے۔ جب ہمارے ہونہار نوجوانوں کی یہہ کیفیت ہے جو کلیسیا کا فخر اور تاج ہیں تو ہمارا ننگ تو ظاہر ہے۔ جب ہم اپنے بھائیوں کی نگاہ میں قابل توجہ نہیں تو ہماری لعنتوں کا کیا شمار ہے؟

ہمارے حق میں جو کچھ کہا جائے درست ہے۔ اے کاشکہ ہماری امیدوں کے فخر ہماری طرف متوجہ ہوتے۔ اے کاشکہ کلیسیا کے ہونہار فرزند جنکو خدا نے علم و فضل میں غنی کیا ہے ہمارے حال پر ترس کھاتے۔ اور مسیحی کو اسقدر رونق دیتے کہ ہر ایک اردو خوان مسیحی اُسے لیکر پڑھ سکتا اور اس سے فائدہ اٹھا سکتا۔ پر ابتو مسیحی کے دم لبوں پر ہیں ہم کیا کر سکتے۔ اگر وہ نہیں کچھ کرنا چاہتے جن کے اختیار میں خدا نے مسیحی کی عمر درازی کے اسباب مہیا کئے ہیں۔ ہم بقدر مقدور مسیحی کے لئے ہر طرح کی مدد دینے کو تیار ہیں۔ اگر خدا ہماری مدد فرما رہا ہے۔

آخر میں عرض ہے کہ ہم نے جو کچھ عرض کی ہے محض ہمدردی کے اصول پر کی ہے شرم دلاکر اُبھارنے کی غرض سے کی ہے نہ دلکا بغض نکالنے کی غرض سے۔ ہماری امید ہے کہ ہمارے سروں کے تاج اور خداوند کی کلیسیا کی رونق اور جلال ہمکو معاف فرما کر مسیحی کی عمر درازی کی ضرور کوشش کرینگے۔

یہہ خطاب اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوانوں سے ہے ؛ فقط

غلام مسیح۔ انبالوی

نوٹ اکثر احباب نے تحریک وہ اور ہمت افزا خطوط میں کارپردازان مسیحی سے درخواست کی ہے کہ مسیحی قائم رکھا جائے۔ مسیحی کا قائم رکھنا معقول تعداد خریداران کے بہم پہنچنے پر منحصر ہے۔ بعض احباب نے کارپردازان مسیحی سے کمال ہمدردی کا اظہار کیا اور مدد دینے کا وعدہ فرمایا وہ مہربانی سے خریدار پیدا کرنے کی کوشش کریں اور ان کے نام دفتر مسیحی امرتسر میں خود بھیج دیں کل پانسو خریدار پیدا ہونے پر مسیحی دوبارہ جاری کیا جائیگا۔ بڑی تقطیع کے ۴۸ صفحہ پر یہہ رسالہ ماہوار شائع ہوتا ہے اور قیمت معہ محصول ڈاک دو روپیہ ہے لیکن آیندہ کو یہہ رعایت کی جاویگی کہ جن خریداران کی تنخواہ پچیس روپیہ ماہوار یا اس سے کم ہے ان کو مسیحی نصف قیمت یعنی ایک روپیہ سالیانہ پر دیا جائیگا اور جنکی تنخواہ پچیس سے اوپر اور پچاس سے کم ہے اُن سے ایک روپیہ ۸ مر لیا جائیگا ؛

منیجر مسیحی امرتسر پنجاب

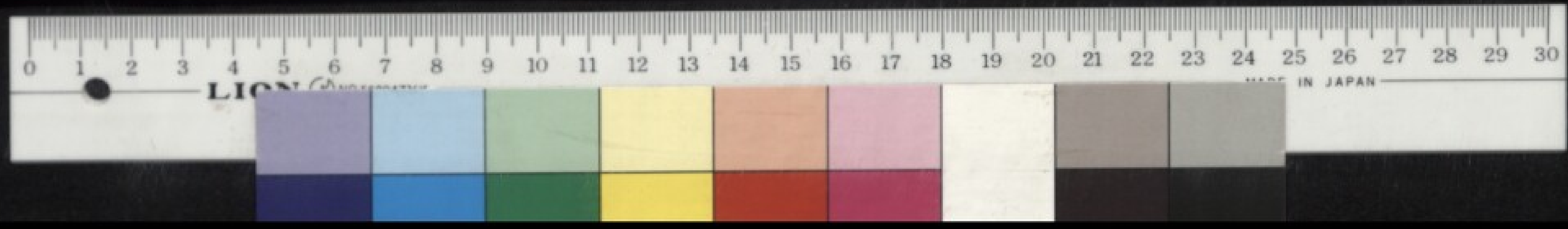
نور افشان

آدمیوں پر بدرجہ کمال روشن اور ظاہر کی ہے۔ اور اگر تو سوال کرے کہ درحالیکہ خدا سب چیز پر قادر ہے تو کیا یہہ نہ کر سکتا تھا کہ انسان کو کسی اور طرح گناہ اور دوزخ سے چھڑا دے اس کا جواب یہہ ہے کہ ایسی طاقت تو کسی کو نہیں جو خدا کی قدرت و معرفت کی حد و انتہا ٹھہرائے لیکن اس بات سے کہ خدا نے آدمیوں کی نجات کیواسطے یہی راہ بہتر جانی ہے صاف ظاہر و ثابت ہوتا ہے کہ مطلب حاصل کرنے کے لئے سب راہوں سے یہی راہ بہتر ہے الحاصل گنہگاروں کی نجات حاصل کرنے پر صرف یسوع مسیح قدرت رکھتا تھا اور بس سو اُس نے اپنے دکھہ اور موت کے وسیلہ سے انسان کے لئے نجات موجود کر دی ؛

نجات کا نتیجہ } اب اِس فصل کا باقی مطلب یہہ ہے کہ وہ نجات کے نتیجہ اور فائدے جو یسوع مسیح نے اپنے دکھہ اور موت سے انسان کیواسطے حاصل کی ہے ہم انجیل کی آیتوں سے بیان اور ذکر کرینگے اور اُس کے مضمون کے موافق نجات کا پہلا نتیجہ اور پھل یہہ ہے کہ خدائے تعالیٰ یسوع مسیح کی خاطر سب ایمان داروں کو بے گناہ ٹھہراتا اور
۹
اُن کے گناہوں کی سزا سے درگذر کرتا ہے چنانچہ رومیوں کی ۵ فصل ۱۸ و ۱۹ آیتوں میں لکھا ہے کہ "جیسا ایک خطا کے سبب سب آدمیوں پر سزا کا حکم ہوا ویسا ہی ایک راستبازی کے سبب سب آدمیوں کے لئے زندگی کی راستبازی ٹھہری کیونکہ جیسے ایک شخص کی (یعنی آدم کی) نافرمانبرداری سے بہت لوگ گنہگار ٹھہرے ویسے ہی ایک کی (یعنی مسیح کی) فرمانبرداری کے سبب بہت لوگ راستباز ٹھہرینگے"۔ پھر پہلے یوحنا کی پہلی فصل ۷ آیت میں لکھا ہے کہ "خدا کے بیٹے یسوع مسیح کا لہو ہم کو سارے گناہ سے پاک کرتا ہے"۔ پھر عبرانیوں کی ۱۰ فصل ۱۴ آیت میں لکھا ہے کہ "یسوع مسیح نے ایک ہی نذر گذراننے سے مقدسوں کو ہمیشہ کے لئے کامل کیا"۔ پھر افسیوں کی پہلی فصل ۶ و ۷ آیتوں میں ذکر ہوا ہے کہ "خدا نے ہمیں اُس پیارے میں (یعنی مسیح میں) قبولیت بخشی ہم اُس میں ہو کے اُس کے خون کی بدولت چھٹکارا یعنی گناہوں کی معافی اُس کے نہایت فضل سے پاتے ہیں"۔ پس ان آیتوں کے بموجب اللہ تعالیٰ مسیح کے سبب اُن لوگوں کے گناہ جو مسیح پر سچا ایمان لاتے ہیں معاف کر کے اپنی رضامندی اُن کے شامل حال

۳ مارچ ۱۹۰۵ء

مدلل ثابت ہے کہ یسوع مسیح سب کی نجات کا واسطہ اور سبب ہے اور اُس کے دکھ اور صلیبی موت جو اُس نے ہمارے لئے اپنے اوپر قبول کئے وہی اِس بات کے باعث ہوتے کہ خدا اُس کی خاطر اُن لوگوں کے گناہ کی سزا سے جو یسوع مسیح پر ایمان لائے درگذر کیگا اور انہیں ہمیشہ کی نیکبختی اور نجات کو پہنچاتا ہے۔ اور یہہ بات کہ نجات کی تعلیم انجیل میں اِس سے زیادہ بیان نہیں ہوئی جو کہ ہم نے ذکر کیا خالی از حکمت نہیں بہرحال نجات کی یہہ تعلیم ایک ایسی کسوٹی ہے جس سے صاف معلوم ہو جاتا کہ آیا آدمی اپنے دل کا احوال پہچاننے اور معرفت الٰہی میں اُس مرتبہ پر جو خدا کی توفیق پانے کے لئے لازم ہے پہنچا ہے یا نہیں پس اگر کسی شخص نے نجات کی تعلیم سُنی یا پڑھی اور اُسے ناپسند کر کے شک و انکار میں پڑا تو یہی دلیل ہے کہ اُس شخص نے ہنوز اپنے دل کا احوال بخوبی نہیں جانا اور ابھی تک اپنے گناہوں سے خبردار ہو کر شرمندہ و پشیمان نہیں ہوا ہے پس ایسا شخص اپنے خطرناک احوال کو ابھی تک نہیں سمجھا، اور اپنی روح کی ۱۰۵
بیماری سے بے خبر ہے جو گناہ کے سبب اُس کے دل میں سما گئی اور اُسے ابدی ہلاکت میں ڈالیگی اور ایسی غفلت کے سبب وہ کسی چھڑانے والے اور حکیم علاج کرنے والے کی تلاش میں نہیں ہے سو ایسے شخص کی نظر میں مسیح کی نجات بے فائدہ اور بے مطلب معلوم دیتی ہے لیکن وہ شخص جس نے اپنے دل کا احوال بخوبی جانا اور پہچانا ہو کہ اُس کا گناہ پروردگار کے سامنے کس قدر اور کہاں تک بُرا اور زبون ہے اور اُسے اُس کے سبب ہلاکت ابدی میں پڑنا ہوگا اور یہہ بھی معلوم کیا ہو کہ اپنے گناہ کی سزا سے کسی طرح اپنے تئیں نہیں چھڑا سکتا سو ایسے شخص کے لئے یسوع مسیح کی نجات کی خبر ایک خوشخبری ہے جو اُسے ہر چیز سے زیادہ میٹھی لگتی ہے اور اُس کے دل کے لئے جو گناہ کے بیماری کی وجہ سے زخمی ہو رہا ہے ایک صحت بخش مرہم ہے پس نجات کی تعلیم ایسے شخص کو جو ابھی تک اِس حال کو نہیں پہنچا اگر بے مطلب اور نکمی لگے تو کچھ تعجب نہیں کیونکہ یہ ہی نہیں سکتا کہ جو شخص اپنی ہوا و ہوس کے دریا میں ڈوبا اور دنیوی جھگڑوں اور گناہوں میں پھنسا ہوا وہ



کرتا ہے۔ پھر ایک اور فیض وفائدہ جو یسوع مسیح کی نجات سے نکلتا ہے یہہ ہے کہ ایمانداروں کے دل منور اور صاف وپاک ہوتے ہیں یعنی خداوند یسوع مسیح کے وسیلے سے اپنی توفیق اور نور ایمان دار آدمی کو بخشتا اور اُس کی عقل ودل ایسے روشن کرتا ہے کہ اپنے باطنی احوال پہچان جاتا اور معرفت الٰہی میں خوب دانائی حاصل کرتا اور اُس کا دل خدا کی توفیق ومحبت سے بھر جاتا ہے اور اُسکو ایسی طاقت عطا کی جاتی ہے کہ خدا کے احکام کے بجالانے پر قادر ہوتا اور دلی پاکیزگی اور حقیقی معرفت میں کمال کے مرتبہ پر پہنچتا ہے جیسا کہ دوسرے قرنتس کی ۴ فصل ۶ آیت میں مذکور ہوا ہے کہ "خدا ہی نے جس کے حکم سے تاریکی سے روشنی چمکی ہمارے دلوں کو روشن کیا تاکہ خدا کے جلال کی پہچان یسوع مسیح کے چہرے سے ظاہر ہووے"۔ پھر کلیسوں کی ۲ فصل ۳ آیت میں لکھا ہے کہ "مسیح میں حکمت اور دانائی کے سارے خزانے چھپے ہیں"۔ اور پھر پہلے قرنتس کی پہلی فصل ۴ و ۵ آیتوں میں لکھا ہے کہ "میں تمہارے لئے ہمیشہ اپنے خدا کا شکر کرتا ہوں کہ اُس کے سبب تم ہر طرح سارے کلام اور ساری پہچان سے غنی ہو"۔ پھر رومیوں کی ۵ فصل ۵ آیت میں مرقوم ہے کہ "روح قدس کے وسیلے سے جو ہمیں ملا خدا کی محبت ہمارے دل میں جاری ہوئی"۔ پھر فیلپیوں کی ۴ فصل ۱۳ آیت میں پولس حواری کے قول سے ذکر ہوا ہے کہ "مسیح سے جو مجھے طاقت بخشتا ہے میں سب کچھ کرسکتا ہوں"۔ پھر طیطس کی ۲ فصل ۱۴ آیت میں لکھا ہے کہ "یسوع مسیح نے آپ کو ہمارے بدلے دیا تاکہ وہ ہمیں سب طرح کی شرارت سے چھڑا دے اور ایک خاص اُمت کو جو نیک کاموں میں سرگرم ہووے اپنے لئے پاک کرے"۔ اور رومیوں کی ۸ فصل ۱۵ آیتیں اور عبرانیوں کی ۹ فصل کی ۱۴ آیتیں اور طیطس کی ۲ فصل کی ۱۱ و ۱۲ آیت میں اور افسیوں کی پہلی فصل کی ۱۷ آیت سے ۱۹ تک اور یوحنا کی ۸ فصل کی ۳۱ و ۳۲ آیتوں میں بھی اس مطلب کی طرف اشارہ ہے۔ پھر یسوع مسیح کی نجات کا ایک اور فائدہ ونتیجہ یہہ ہے کہ مسیح نے اپنے سب ایمانداروں کو شیطان کے حکم اور موت کے ڈر سے چھڑایا اور ہمیشہ کی زندگی اور ابدی جلال کا امیدوار کیا یعنی شر سے بچا کر اُنہیں جاودانی نیکبختی کا مالک کیا ہے جیسا کہ عبرانیوں کی ۲ فصل ۱۴ و ۱۵ آیتوں میں لکھا ہے کہ "جس حالت

میں لڑکے گوشت اور خون میں شریک ہیں ویسا ہی وہ بھی اُن میں شریک ہوا تاکہ موت کے وسیلہ اُس کو جس کے پاس موت کا زور تھا یعنی شیطان کو برباد کرے اور جو عمر بھر موت کے ڈر سے غلامی میں گرفتار تھے انہیں چھڑا دے"۔ اور دوسرے تیموتیوس کی پہلی فصل ۱۰ آیت میں لکھا ہے کہ "ہمارے بچانے والے یسوع مسیح نے موت کو نیست کیا اور زندگی اور بقا کو انجیل سے روشن کردیا"۔ اور پہلے پطرس کی پہلی فصل ۳ و ۴ آیتوں میں ذکر ہے کہ "ہمارے خداوند یسوع مسیح کا خدا اور باپ مبارک ہو جس نے ہمکو اپنی بڑی رحمت سے یسوع مسیح کے مردوں میں سے جی اُٹھنے کے باعث زندہ امید کے لئے سر نو پیدا کیا تاکہ ہم وہ میراث پاویں جو بے زوال ہے اور آلودہ و پژمردہ نہیں جو ہمارے لئے آسمان پر رکھی گئی"۔ اور رومیوں کی ۸ فصل ۱۷ آیت میں لکھا ہے کہ "جب ہم خدا کے فرزند ہوئے تو وارث بھی یعنے خدا کے وارث اور میراث میں مسیح کے شریک ہیں"۔ پس نجات جو یسوع مسیح نے اپنی موت اور دکھ سے گنہگاروں کے لئے تیار کی ہے اُس کے نتیجے اور ثمرے ایسے عظیم ومبارک ہیں کہ انسان گناہ سے پاک ہوکر خدا کا مقرب بنتا اور توفیق الٰہی کے خزانہ کا دروازہ ایمانداروں کے لئے کھولا جاتا اور اُن کی دل وروح پاک اور روشن ہوکر حقیقی وجاودانی نیکبختی میں پہنچتے ہیں اس صورت میں انجیل کی تعلیمیں انسان کی روح کے تقاضا کو جیسا کہ اس کتاب کے شروع میں اُسکی تفصیل ذکر ہوئی بالکل رفع کرکے ساکت کرتی ہے کیونکہ خدا کی طرف سے یسوع مسیح ہمارے لئے معرفت وعدالت اور پاکی اور نجات کا سبب ہوا ہے جیسا کہ پہلے قرنتیوں کی پہلی فصل کی ۳۰ آیت میں ذکر ہوا ہے اور یہی روح کا تقاضا پورا ہونے سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ انجیل خدا کا کلام ہے پس اب بھلا ایسا کون ہے جو اس نجات کے لئے خدا کا شکر نہ کرے اور دونوں ہاتھ سے یہہ خزانہ نہ لے ۔

اور وہ نجات جو یسوع مسیح کے وسیلے عمل میں آئی پھر خدا کا ایک ایسا کام ہے جس کے کم وکیف کے دریافت میں آدمی کی عقل عاجز ہو مگر اس بات میں بھی خدا کا کلام دلیل کافی ہو اور جیسا کہ ذکر ہوا خدا کے کلام سے



واقعات اور کائبن

نارووال۔ ضلع سیالکوٹ میں سی۔ ایم۔ ایس کی طرف سے خدا کے فضل سے کام بخوبی چل رہا ہے۔ پادری گف صاحب نہایت جفاکشی سے کام کر رہے ہیں۔ یہاں مسیحی بچوں کو دستکاری بھی سکھلائی جاتی ہے۔ مثلاً نجارگری۔ کفش دوزی۔ دھوبی۔ درزی۔ موچی جو استاد ہے وہ بھی مسیحی ہے۔ جو اسی کارخانہ سے سیکھا ہے۔ کئی لڑکے درزی کا کام سیکھتے ہیں۔ دھوبی بھی مسیحی ہے۔ وہی مسیحی جوانوں کو دھوبی کا کام سکھلاتا ہے۔ دو مسیحی جوان نجار کا کام کرتے ہیں۔ اِس وقت ایک مسیحی دھوبی جوان کام کرنے کو تیار ہے۔ ضرورت ہو تو بلالیں:

امرتسر کے پادری کلنزبی صاحب اور لاہور کے پادری وگرم صاحب فرلو پر ولایت جانے والے ہیں۔ سنا ہے کہ پادری گرے صاحب واپس تشریف لاتے ہیں:

پادری فتح مسیح صاحب کی تبدیلی بٹالہ سے بنوں ہوگئی۔ اور وہ ۱۰ فروری کو روانہ بنوں ہوگئے:

امرتسر کا مشہور مقدمہ مسٹر راڈ کا جو قریب ایک سال سے چل رہا تھا۔ خارج ہو کر داخل دفتر ہوا۔ منشی کریم بخش بڑی عزت سے بری ہوا:

بیڑہ بالٹک میں بائیبل۔ جو وقت بیڑہ بحر اُمہر سوئز سے گذر رہا تھا اور پورٹ سعید میں مقیم تھا تو اہل بیڑہ نے سوسائٹی کے اُن کتب فروشوں سے جنکو کتب کی فروختگی کی اجازت تھی۔ ۰۰ ۷ جلدیں بائیبل کی خریدیں:

پیرس کے ایک گرجے میں ۲۲ ٹن کا گھنٹا ہے جسکو پانچ آدمی بجایا کرتے تھے مگر اب بجلی کی طاقت سے صرف ایک چھوٹا سا لڑکا بجاتا ہے:

اوسط بلندی ایک انگریز کی ۵ فٹ ۹ انچ اور فرانسیسی کی ۵ فٹ ۴ انچ اور ایک بلجیم کے باشندے کی ۵ فٹ ۶ انچ ہے:

ہند میں تمام دنیا سے بڑھ کر زیادہ قسم کی نباتات پائی جاتی ہیں۔ یہاں پندرہ ہزار قسم کی نباتات موجود ہیں مگر کل یورپ میں صرف دس ہزار قسم کی:

ایک روسی جنگی سپاہی کی جو میدان جنگ میں ہو روزانہ خوراک ۲ ½ پونڈ روٹی یا بسکٹ ۱ ¾ پونڈ ایک پونڈ گوشت۔ شوربہ کے لئے ۴ اونس جو کا دلیہ ¾ اونس خشک سبزی تین آونس آٹا ہے۔ نمک مرچ چاء اور چینی وغیرہ معمولی مقدار میں دیجاتی ہے:

۲۵ مارچ کو بمقام شاہدرہ سرائے شاہی میں گلو اور کریم بخش کے مابین کشتی ہوگی:

جنوبی حصہ نیو ساؤتھ ویلز میں جھاڑیوں کے درمیان ایسی سخت آگ لگ گئی کہ کل اضلاع تباہ ہوگئے:

امریکہ میں گذارہ کی نہایت عمدہ صورت ہے اور لوگوں کی بڑی ضرورت ہے اگر کوئی ہندوستانی جو کسی قدر انگریزی کھانا پکانا جانتا ہو اور انگریزی میں معمولی بات چیت کرسکتا ہو تو وہ چھ روپیہ روز کما سکتا ہے۔ مگر شرط یہہ ہے کہ اخلاقی اور مذہبی جھگڑوں وغیرہ سے وہ دست بردار ہو:

لاہور میں افواہ ہے کہ ایک اخبار پر نالش ڈفیمیشن کی ہوگی مستغیث بھی ایڈیٹر اخبار ہے:

رسید زر

بابو لچھمن چند سدہان۔ [illegible] منشی امیر خان۔ ٹانڈہ [illegible]
مسٹر ایم جے۔ ویکف۔ گوالیار [illegible]۔ پادری سکھ پال گوالیار [illegible]
مس اینگس قصور [illegible]۔ مسٹر اے بانڈل۔ انبالہ [illegible]
پادری بہکی لعل سرادلی [illegible]۔ پادری ڈبلیو۔ اے بینسل [illegible]
پادری۔ جے۔ ڈبلیو ہینگسن ڈی۔ ڈی جموں [illegible]
پادری اے پی۔ لبنڈ انگھم نیج [illegible]
پادری۔ ڈبلیو۔ جے۔ کلارک لاہور [illegible]
ڈاکٹر جے۔ پی۔ ہمپسن گورنمنٹ ہسپتال جہلم [illegible]
مس ایڈت آلرج [illegible]

خریداران نور افشاں کو ضروری اطلاع

اطلاع دیجاتی ہے کہ ناظرین جنہوں نے سال حال کی قیمت اخبار اب تک نہیں بھیجی مہربانی سے ۱۰ مارچ تک روانہ فرماویں ورنہ بعد ازاں اُن کے نام وی۔ پی روانہ کیا جائے گا اِس صورت میں شکایت بیجا ہوگی قیمت ہر صورت سے پیشگی لیجاتی ہے:

منیجر نور افشاں

اشتہارات

سب سے اچھی کسوٹی تجربہ ہے

اپنی طرز کا پہلا پرچہ۔ صلح کل اور متانت کی پالیسی کے اہل ملک کو ترقی کا سیدھا راستہ دکھانیوالا اردو اخبار بڑی تقطیع کے سولہ صفحوں پر ہفتہ وار نہایت ہی خوشخط شائع ہوتا ہے جس کے کاغذ کی عمدگی کے ساتھ مضامین کی نفاست قابل دید ہے۔ ہر مذہب اور طبقہ کے بنی نوع آدم کے لئے یکسان نفع رسان ہے خود حاضر ہوکر اپنی تعریف آپ بیان کرنے کا آرزومند ہے۔ علاے عام ہے کہ ہر شخص جو اخبار بینی کا شایق ہو ایک کارڈ پر اپنا نام و پتہ صاف الفاظ میں تحریر کرکے مینجر سے ایک ماہ کے لئے بالکل مفت جاری کرا سکتا ہے اس عرصہ میں اگر پسند آجاے۔ تو قیمت ارسال کرکے زیادہ عرصہ کے لئے جاری رکھا سکتے ہیں ورنہ ایک ماہ کے بعد خود بخود بند کردیا جائیگا۔ براے مہربانی اس علانئے عام کی اطلاع اپنے اردو خوان دوست آشناؤں وغیرہ کے حلقہ میں بھی کردیں؛

(نوٹ) لیکن درخواست ۱۵ مارچ ۱۹۰۵ء تک ڈاک میں ڈال دیں ورنہ اس کے بعد صرف ایک پرچہ ہی مفت ملسکیگا؛

نیز جناب کا اسم مبارک ہمیشہ کے لئے درج رجسٹر کرلیا جاویگا اور ہمیشہ وطیع اشتہارات اور ہر سال کی جنتری مفت روانہ ہوتی رہیگی؛

مینجر اردو اخبار لاہور

ضرورت

ایک جوان مسیحی نیک چلن اور تعلیم یافتہ استاد کی یکم اپریل ۱۹۰۵ء سے ضرورت ہے جو سہارنپور کے مشن انڈسٹریل سکول اور آرفنیج میں سکینڈ ماسٹر ہوگا۔ دیگر امور کے لئے سپرنٹنڈنٹ صاحب سے درخواست کرنی چاہیئے صرف وہی درخواست کریں جو صاحب لیاقت و تجربہ ہوں؛

پرسبیٹیرین بیواؤں و یتیموں کا فنڈ

اطلاع دیجاتی ہے کہ پرسبیٹیرین بیواؤں و یتیموں کے فنڈ کی حالت نہایت عمدہ و ترقی پذیر ہے تجربہ کار صاحبان کی طرف سے اس بات پر حکیمانہ شہادت ہے ستاون برس کے اندر اس فنڈ نے قریباً ستر ہزار روپیہ خرچ کرکے پنشن دیدیا ہے اور اس وقت سرکاری نوٹ کے ذریعہ سے قریباً چالیس ہزار روپیہ پونجی رکھا ہے کوئی اور پنشن فنڈ ایسے سستے طور پر یہ نہیں دیتا اس میں ہند کا ہر ایک مسیحی اپنی بیوی بچوں کے لئے پنشن کی تجویز کرسکتا ہے جس کسی کو چاہئے مینیجنگ ڈائرکٹر خوشی سے اس فنڈ کی بابت پوری خبر دینگے؛

درخواست کیجاتی ہے کہ جو اس فنڈ میں شریک ہوں اُن دوستوں کے نام اور پتہ جنکو وہ اس فنڈ میں شریک کرنا چاہتے ہیں ڈائرکٹر صاحب کے پاس بھیجیں؛

المشتہر پادری والٹر جے کلارک مینیجنگ ڈائرکٹر نولکھا لاہور

ضرورت

لودیانہ کرسچن بوائز ہائی سکول میں ایک مسیحی تجربہ کار ہوس ماسٹر کی ضرورت ہے تنخواہ ۱۵؎ سے ۲۵؎ تک حسب لیاقت دیجائیگی اور ایک لوئر اپر پرائمری کے لئے استاد کی ضرورت ہے تنخواہ ۱۰؎ روپیہ ہوگی۔ درخواستیں معہ نقول سندات پرنسپل صاحب مدرسہ ہذا کے پاس آنی چاہئیں

ضرورت

شملہ کے مضافات کے مشن فیلڈ میں ایک مدرس کی اور ایک استاد کی ضرورت ہے۔ درخواستیں معہ بیان اپنی عمر اور تجربہ اور لیاقت کی سندات کے پادری ای پیگریو ڈاوی صاحب شملہ آنی چاہئیں؛

ضرورت

ایک تجربہ کار کیٹی کسٹ کی ضرورت ہے جو ہندیوں کے درمیان بخوبی کام کرسکے۔ درخواستیں پادری ٹی۔ ڈیوس صاحب رابرٹ منی سکول بمبئی کے نام آنی چاہئیں؛

اشتہار

ٹائپ نویسی۔ اختصار نویسی۔ بک کیپنگ و طریقہ خط و کتابت وغیرہ کرسچن بوائز ہائی سکول لودیانہ کے متعلق ایک شاخ اور کھولی گئی ہے جس میں مندرجہ بالا مضامین بڑی عمدگی سے سکھلائے جاتے ہیں داخلے کے لئے انگریزی کی عمدہ لیاقت ضرور ہے۔ مفصل حالات ذیل کے پتہ پر خط روانہ کرنے سے معلوم ہوسکتے ہیں؛

پرنسپل سی۔ بی ہائی سکول لودیانہ

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ ؏ معہ ضمیمہ ۱۱؎
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک " ؏ " " ۱۸؎
قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی؛

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا آٹھواں حصہ	؏	۸؎	ے
چوتھائی کالم	۸؎	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	عہ۸
پورا کالم	عہ	عہ۸	سہ
پورا صفحہ	سہ	صہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر فی کالم ۲ر بعد کیلئے ۱ر فی سطر۔ ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا؛

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں؛

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویر دار سنڈے سکول بلا محصول عـہ
" " " معہ محصول عـہ
قیمت سالانہ آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول عـہ

پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مینیجر نور افشان کے واسطے مشن پریس لودیانہ میں ایم دائلی کے اہتمام سے چھپا